



مجلد شیح العلامہ  
شمارہ نمبر 3 2018ء صفحہ نمبر 1440ھ

مجلد شیح العلامہ  
رقی الدین

لایف ہلویئر  
مجلد دو ویر اصر

ناجدار بریلی  
امام الشاہ احمد رضا خان  
دریں تصوف

امام ربانی حضرت  
مجلد الف ثانی  
شیخ احمد سرہندی

پیر طریقت رہبر شریعت عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ  
ڈاکٹر محمد سلطان العارفین  
الذہری



RELIANCE

INTL. CARGO

INTL. COURIER  
&  
CARGO SERVICES

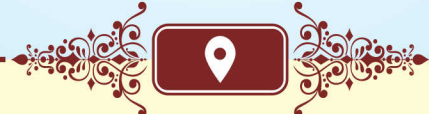
RELIANCE PARTNERS



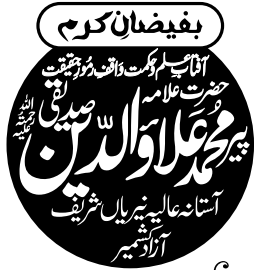
ASIF IQBAL  
Manager Sales  
0321-6624401  
0333-4131843

FedEx  
Express

SKY NET  
WORLDWIDE EXPRESS



568-B Peoples Colony#1, Near KIPS College,  
Satiana Road, Faisalabad  
Office: 0092(0)41 855 4025, Fax: 0092(0) 41 855 4024  
E-mail: intlreliance@yahoo.com  
www.reliancentl.com.pk



**جلسہ مشاورت**  
 حاجی محمد بشیر داؤد صدیقی  
 حاجی محمد آصف صدیقی  
 میاں محمد حامد محمود صدیقی  
 خلیفہ غلام محمد صدیقی  
 میاں محقق احمد صدیقی  
 شیخ محمد نعیم صدیقی  
 محمد رمضان ڈوگر صدیقی  
 میاں محمد آصف صدیقی  
 میاں محمد عمر صدیقی

**مدیر اعلیٰ**  
 مایظ عبداللہ شفیق

**جلسہ ادارت**  
 پروفیسر ڈاکٹر اظہار قریشی صاحب  
 مفتی محمد باغ علی رضوی صاحب  
 مولانا جاگیر صاحب (کراچی)  
 ڈاکٹر غلام انور لالہ صاحب  
 صاحبزادہ قاری منصور حسین تنویر  
 علامہ پیر سلطان محمود نقشبندی  
 راجہ محمد عمران نقشبندی صاحب UK  
 خلیفہ محمد واجد تم صدیقی صاحب  
 خلیفہ محمد شعبان صدیقی صاحب  
 خلیفہ حاجی عبداللہ صدیقی صاحب

**مدیر طباعت**  
 شیخ محمد السید صدیقی

- اس شمارے میں**
- 2 ————— حمد
  - 3 ————— کلام الامام امام الکلام
  - 4 ————— انسان اور انسانیت
  - 7 ————— امیر المؤمنین سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
  - 10 ————— تقویٰ
  - 14 ————— سید نبوی بر محمد و آلہ (ایک جامع کمالات شخصیت)
  - 20 ————— امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ
  - 25 ————— اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ

**مدیر**  
 محمد صفدر صدیقی

**15 روپے**

**مکتبہ**

**شیخ الاسلام پبلی کیشنز فیصل آباد**

1 جامع مسجد محمدی الدین سداہری منڈی فیصل آباد  
 0321-6123199, 0300-6110545

2 احسان سنٹر سید ذوالفقار شاہ محلہ گلی نمبر 7 جھونا بازار فیصل آباد  
 0321-6012424

3 جنڈ والا کا خاندان لڑچوک ٹاؤن والی گلی گودا نمبر 2 فیصل آباد  
 041-2633244, 0312-9658338

## حمد

ڈاکٹر محمد فاروق بھٹی

اے خدا تیرے احساں ہوں کیسے بیاں  
 تیری عظمت کے ہر جا ہیں کتنے نشان  
 یہ زمیں چاند تارے پہاڑ آسماں  
 تیری حکمت سے ہی چل رہا ہے جہاں  
 سجدہ کرنے کی خاطر بنائی زمیں  
 سامنے تیرے جھکتی ہے میری جبیں  
 یہ سمندر ہیں تیرا ہی عکسِ جلال  
 اور طوفاں ترے قہر کی ہے مثال  
 حشر برپا کرے بستیوں کو کھنڈر  
 تیرے آگے کہاں کوئی ٹھہرے بشر  
 تیری رحمت ہی ہے آسرا بس مرا  
 تیری برکت سے ہی پار بیڑا مرا

کلام الامام امام الکلام

الْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ

اس خدائے یکتا کی حمد و ثنا جو اپنے جلال میں یکتا و یگانہ ہے۔

وَصَلَوْتُهُ دَوْمًا عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدٍ

تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔

وَالْأَلِ أَمْطَارِ النَّدَى وَ الصَّحْبِ سُحْبِ عَوَائِدِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک پر رحمت کاملہ نازل ہو جو بارانِ جود و عطا ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ کرام پر رحمت کاملہ نازل ہو جو فوائد و منافع کے بادل ہیں۔

لَا هُمْ قَدْ هَجَمَ الْعِدَى مِنْ كُلِّ شَأٍ أَبْعَدَ

اے اللہ! دشمنوں نے تمام دور دراز اطراف سے اچانک یکبارگی حملہ کر دیا ہے۔

فِي خَيْلِهِمْ وَ رِجَالِهِمْ مَعَ كُلِّ عَادٍ مُعْتَدٍ

اپنے پیادہ اور سواروں کی جماعت کے ساتھ تمام ظالم و سرکش افراد کے ہمراہ

وہ یکبارگی حملہ آور ہو گئے ہیں۔

فَالِى الْعَظِيمِ تَوْسُلِى بَكِتَابِهْ وَ بِأَحْمَدِ

پس اللہ عظیم کی بارگاہ میں ہی میں اس کی کتاب قرآن مجید اور سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتا ہوں

وَبَيْنَ أَتَىٰ بِكَامِهِ وَبَيْنَ هُدَىٰ وَبَيْنَ هُدَىٰ

اور اس کا کلام لے کر آنے والے (حضرت جبریل علیہ السلام) اور (اس کے ذریعے) ہدایت دینے والے

(نبی کریم ﷺ) اور ہدایت یافتہ (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کا وسیلہ پیش کرتا ہوں

وَبَطِيْبَةٌ وَابْنُ حَوْثٍ      وَبِنْذِرٍ وَبِمَسْجِدٍ

اور مدینہ طیبہ اور اس کے تمام مقامات اور منبر رسول اور مسجد نبویؐ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں

وَبِكُلِّ مَنْ وَجَدَ الرَّضَا مِنْ عِنْدِ رَبِّ وَاحِدٍ

اور رب واحد و یکتا کی بارگاہ سے رضا کا پروانہ حاصل کرنے والی تمام ہستیوں کا وسیلہ پیش کرتا ہوں



## انسان اور انسانیت

اداریہ

بے شک انسان کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت بھی ہے اور وہ فطرتاً ایسا کرنے کا حق بھی رکھتا ہے لیکن دفاع کس سے کیا جائے اور کون کرے۔

درندوں سے دفاع بڑا ضروری ہے لیکن درندے تو شہروں میں آتے ہی نہیں، ہاں جو انسان بھولا بھٹکا جنگل میں انہیں مل جائے وہ موقع پا کر اس پر حملہ کر دیتے ہیں اور بعض اوقات انسان خود ان کا جان لیوا بن کر جنگل میں جاتا ہے۔ اس وقت بھی وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے اس کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں لیکن درندے شہر میں گھس کر انسان کو چیریں پھاڑیں اور اپنی طاقت اور بہادری کا ثبوت دیں۔ یہ ان کے اختیار سے باہر ہے۔ کسی مخفی قوت نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا ہوا ہے وہ غالب ہو کر بھی انسان کے غلبے اور اس کی تہمانی سے ڈرتے ہیں۔

حشرات الارض کا بھی یہی حال ہے۔ بڑے بڑے سانپ پکھوتو رہتے بھی دور دراز پہاڑوں میں اور پہاڑوں کی غاروں میں ہیں لیکن قریب رہنے والے حشرات بھی اپنی طاقت اور انسان قاتل زہر رکھنے کے باوجود انسان کا احترام کرتے ہیں اور اسے بلا وجہ نہیں چھیڑتے۔ پانی کے جانور بھی پانی میں مگن رہتے اور اگر انسان کی خدمت نہ کر سکیں تو اسے بلا وجہ دکھ نہیں دیتے۔ اب انسان دفاع کس کا کرے اور کس سے کرے؟

در اصل انسان نما حیوانوں اور انسان نما درندوں اور وحشیوں سے یہ دنیا بھری پڑی ہے اور ان میں شیر بھی ہیں۔ چیتے، بھیڑیے اور مگر مجھ بھی، سانپ اور اژدھا بھی ہیں۔ باز اور شکرے بھی ہیں جو غیر جنس کا شکار نہیں سیکھے۔

یہ مردم خور جانور آبادیوں میں رہتے ہیں اور صرف اپنی انسانی شکل و صورت اور انسانی کام اور عقل و دانش کی وجہ سے انسانوں میں رہتے بستے ہیں اور دوسرے پر غلبہ پانا



کبھی اپنی مادی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے دہشت گردی اور انسانوں کا بے تحاشہ خون بہاتے ہیں، خود کش حملے کراتے ہیں۔ اغوا برائے تاوان کرتے ہیں، بم چلاتے ہیں اور کبھی قوم کی غربت دور کرنے اور ملک میں انڈسٹری کا انقلاب لانے کے ڈرامے رچا کر دوسرے ملکوں سے قرض لے لے کر اپنی تجوریاں تو بھرتے ہیں لیکن قوم و ملک کو کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ ملک و ملت اور انسانوں کا سودا ڈالروں اور پائونڈوں میں کر کے اپنی حرص و ہوس کی دوزخ بھرتے جاتے ہیں اور ملک و ملت اور انسان اور انسانیت کو پامال کرتے چلے جاتے ہیں۔

مگر جب یہ اس دنیا سے دفع ہو جاتے ہیں تو اگرچہ ان کی روحانی اولاد ہی ان کا تختہ در آغوش تخت ان کے ورثہ پاتی ہے تاہم تاریخ کے اوراق پر ان کی گھناؤنی اور ڈراؤنی تصویر، چنگیز ہلاک اور دیگر فرعونوں، ڈکٹیٹروں اور دہشت گردوں کی صورت میں نظر آتی ہے اور صالحین کی دنیا ہی نہیں خود ان کے اپنے وارث بھی ان کے ناپاک عمل پر تھوکتے ہیں اور ان کی صورت ہی نہیں ان کے نام سے بھی نفرت کرتے ہیں۔

ان کی سزا دنیا میں مرگِ مفاجات اور خاندان بھر کی تباہی و بربادی کے علاوہ یہ بھی ہوتی ہے کہ تاریخ کے اوراق پر ان کے منہ کا لے کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ ان کے گلوں میں جوتوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں اور ان ہی کی طرح کے انسان ایک ہی سانس میں ان پر کروڑوں لعنتیں بھیجتے ہیں۔ یہ ان کی سزا ان کی رسوائیِ عبرت کی داستان ہوتی ہے جو کہ ہمیشہ دنیا کو سنائی جاتی ہے لیکن انسان میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ وقت پر عبرت

نہیں پکڑتا اور اپنی ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہی رہتا ہے جس پر اپنی زندگی میں لاکھ مرتبہ لعنت بھیج چکا ہوتا ہے۔  
دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں انسان بننے اور انسانیت سے پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



ہم  
خلیفہ محمد مظہر الحق صدیقی خطیب اعظم گجرات  
خلیفہ محمد شفیق صدیقی  
خلیفہ صوفی فیصل شہزاد صدیقی  
کو منصب خلافت ملنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے  
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: حافظ محمد عبدالوہاب صدیقی (مدیر اعلیٰ)  
محمد صفدر صدیقی (مدیر)  
شیخ محمد یسین صدیقی، محمد رمضان ڈوگر صدیقی، شیخ محمد نعیم صدیقی

## امیر المؤمنین سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

صاحبزادہ: قاری منصور حسین تنویر

### ولادت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 15 شعبان المعظم 503ھ میں پیدا ہوئے۔ حضور سید عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم وجہہ الکریم سے فرمایا۔ اس بچے کا نام رکھ لیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بچے کا وہ نام رکھوں گا جو خدائے تعالیٰ فرمائے گا تو حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ اس صاحبزادہ کی پیدائش پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے صاحبزادہ شبر کا نام رکھو۔ جس کا معنی حسین ہے تو حضور نے آپ کا نام حسن رکھا اور کنیت ابو محمد، پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا۔ بال منڈوائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے (خطبات محرم) آپ (علیہ السلام) کے چند مبارک القابات یہ ہیں: مجتبیٰ، برگزیدہ، شبیہ الرسول، تقی، سید، کریم، جواد، سبط رسول، جگر گوشہ بتول، فرزند مرتضیٰ۔

☆ حسن و جمال مصطفیٰ: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھایا ہوا ہے اور فرما رہے تھے: میرا باپ قربان (یا میرے باپ کی قسم) (اے حسن) تم رسول خدا کے مشابہ ہو۔ علی کے مشابہ نہیں اور (یہ سن کر) علی کریم ہنس پڑے (بخاری شریف)

☆ جنت کے سردار: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند



کرتا ہے کہ جنت کے جوانوں کے سردار کو دیکھے وہ حسن (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے۔ (الصواعق المحرقة)

☆ امام حسن (رضی اللہ عنہ) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا: آپ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا تو اُن سے کہا میں انگوٹھی بنوانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ بتائیں اس پر کیا لکھوں؟ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے کہا: انہیں انگوٹھی پر یہ لکھو: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ) ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک و حق اور مبین ہے۔

کیونکہ یہ انجیل کے آخر میں تحریر ہے: (یعنی ان الفاظ پر انجیل ختم ہوتی ہے۔)

(نور الابصار)

☆ 25 حج پیدل کیے: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے 25 حج پیدل کیے ہیں۔ (وَأَنَّ الْعَجَائِبَ لَتَقَادُ بَيْنَ يَدَيْهِ) اور اونٹنیاں آپ کے سامنے کھینچ کر لائی جاتیں۔ (الصواعق المحرقة)

☆ امام حسن (رضی اللہ عنہ) کی سخاوت: آپ رضی اللہ عنہ سخاوت میں بے مثال تھے کہ بسا اوقات ایک شخص کو ایک ایک لاکھ درہم عطا فرما دیتے تھے۔ آپ نے 3 بار آدھا مال مال اور 2 بار پورا مال اللہ کے راہ میں خرچ کر دیا (تاریخ الخلفاء)

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امام حسن مجتبیٰ کے متعلق پیش گوئی: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر پر رونق افروز ہیں اور حضرت حسن آپ کے پہل میں ہیں۔ آپ کبھی صحابہ کی طرف متوجہ ہوتے کبھی ان کی طرف اور فرمایا: (إِنِّي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتَتَّقِنَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ) میرا بیٹا یہ سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ





کریم اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان مصالحت کرا دے گا (بخاری شریف)

☆ امام حسن کا پیارا عمل: تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک دن امام حسن علیہ السلام اپنے چند مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرما رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو سالن لانے کے لیے ارشاد فرمایا۔ وہ لایا تو اچانک اس کے ہاتھ سے برتن گر پڑا اور ٹوٹ گیا اور سالن کا کچھ حصہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے کپڑوں پر پڑ گیا، امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو اس جھٹ یہ آیت پڑھی (وَالْكُظَّيْمِينَ الْغَيْظَ) ”اور غصہ پینے والے“ آپ نے فرمایا میں نے غصہ پی لیا۔ اس نے پھر پڑھا (وَالْعَارِفِينَ عَنِ النَّجَاسِ) ”اور لوگوں سے درگزر کرنے والے“ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جاؤ میں نے معاف بھی کر دیا۔ اس نے پھر پڑھا (وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) آپ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں آزاد بھی کر دیا۔

☆ امام حسن کی شہادت: آپ رضی اللہ عنہ کا یہ مختصر ذکر مبارک ہے آپ کا ذکر مبارک کما حقہ ہم کرنے سے قاصر ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو چھ بار زہر دیا گیا۔ چھٹی مرتبہ بہت سخت قسم کا زہر دیا گیا جس سے آپ کا جگر اور انتریاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے لگے تقریباً 45 سال چھ ماہ کی عمر میں آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ 5 ربیع الاول 49 ہجری میں آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ، سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پہلو میں جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔



الْحَمْدُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي  
يَا رَسُولَ اللَّهِ



## تقویٰ

علامہ پیر سلطان محمود نقشبندی (سجادہ نشین کاسب شریف)

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۖ (الحجرات: 13)

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں جا بجا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور صاحبانِ تقویٰ کی علامات کو بیان فرمایا ہے۔ بلکہ سورۃ البقرۃ کے شروع میں ہی متقین کی صفات کو بیان کیا ہے اور کئی مقامات پر صاحبانِ تقویٰ کے لیے انعاماتِ الہیہ کا مژدہ سنایا ہے۔

حضور تاجدارِ ختم نبوت ﷺ نے اپنے مبارک فرامین کے ذریعے تقویٰ کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اہل ایمان کو تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تقویٰ کی فضیلت و اہمیت کو اپنے کردار و عمل سے واضح کیا ہے جبکہ اولیائے کاملین نے اپنی زندگیوں میں تقویٰ و پرہیزگاری کے عملی نمونے پیش کیے اور اپنے مریدین و متعلقین کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کی جس سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ تقویٰ کوئی غیر معمولی چیز ہے۔ سب سے پہلے ہم یہ جانتے ہیں کہ تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟ اس کا مفہوم کیا ہے؟

علماء و مفسرین کرام نے تقویٰ کی مختلف تعریفیں کی ہیں جن میں سے چند ایک کو ذکر کیا جاتا ہے۔ روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تقویٰ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم کبھی کانٹے دار راستے پر چلے ہو؟ حضرت عمر نے فرمایا کیوں نہیں۔ پوچھا آپ کیسے چلتے ہیں۔ فرمایا کپڑوں کو سمیٹ لیتا ہوں اور جسم کو بچاتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی تقویٰ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

یعنی جس طرح انسان کانٹے دار جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے اپنے دامن کو بچا لیتا



سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تقویٰ: محصیت پر ترکِ اصرار اور اطاعت یہ ترکِ غرور ہے۔ (تفسیر کبیر)

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تقویٰ یہ ہے کہ تو اللہ پر کسی کو ترجیح نہ دے اور جان لے کہ تمام امور اللہ کے قبضہ میں ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: متقی وہ ہے جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلے، دنیا کو پس پشت ڈال دے، اپنے نفس میں اخلاق اور وفا پیدا کرے اور حرام و ظلم سے بچے۔

علامہ ابن کثیر ایک قول نقل فرماتے ہیں کہ چھوٹے بڑے سب گناہوں کو ترک کر دو یہی تقویٰ ہے۔ چھوٹے گناہوں کو بھی حقیر نہ جانو بے شک پہاڑ کنکریوں سے ہی بنتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تقویٰ یہ ہے کہ تمہاری زبان پر مخلوق کا عیب نہ ہو، فرشتے تمہارے افعال میں عیب نہ پائیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں کوئی عیب نہ دیکھے۔

حضرت ابو عبد اللہ روزباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تقویٰ یہ ہے کہ تم اس چیز سے اجتناب کرو جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متقی وہ شخص ہے جو اپنے ظاہر کو خلاف شریعت کاموں کے ساتھ اور باطن کو قلبی بیماریوں کے ساتھ میلانہ کرے اور اللہ کی رضا کی موافقت کے ساتھ قائم رہے۔

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تقویٰ کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اس

کا ظاہر حدود کی حفاظت ہے اور باطن نیت اور اخلاص ہے۔ (رسالہ قشیریہ)  
صوفیائے کرام فرماتے ہیں: انسان کے تقویٰ کا علم تین چیزوں سے ہوتا ہے:  
(۱) جو چیز اسے حاصل نہ ہو اس میں اچھی طرح توکل کرے۔ (۲) جو چیز حاصل ہو جائے  
اس پر اچھی طرح راضی ہو جائے۔ (۳) جو کچھ چلا جائے اس پر خوشی کے ساتھ صبر کرے۔  
قرآن کریم میں تقویٰ کو کئی معانی میں استعمال کیا گیا ہے: اسے پرہیزگاری، خشیت  
الہی، توحید پر ایمان، توبہ اور اخلاص میں استعمال کیا گیا ہے۔ چند آیات کریمہ ہدیہ قارئین  
کر رہا ہوں جن میں اللہ رب العزت نے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ارشادِ  
خداوندی ہے:

- ۱۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ: آیت: 119)  
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔
- ۲۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَتّٰی تُقَاتُوْهُ (آل عمران: 102)  
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔
- ۳۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (حشر: 18)  
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس غور کرے اس نے کل کے لیے کیا بھیجا۔
- ۴۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا الْوَسِيْلَةَ (مائدہ: 35)  
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔
- ۵۔ یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ (النساء: 1)  
ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔
- ۶۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (البقرہ: 194)  
ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے۔
- ۷۔ وَتَزِدُّوْۤا فَاِنَّ خَيْرَ الْاَزَادِ التَّقْوٰی (البقرہ: 197)  
ترجمہ: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔

۸۔ وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ (البقرہ: 41)

ترجمہ: اور مجھی سے ڈرو۔

تقویٰ کا موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ بزرگانِ دین نے اس پر بڑا جامع کلام فرمایا ہے۔ ان شاء اللہ بشرطِ زندگی آئندہ مضمون میں تقویٰ کے دیگر پہلوؤں کو احاطہ تحریر میں لایا جائے گا۔

اصل تقویٰ کیا ہے؟ صاحبانِ تقویٰ کو انعام کیا ملتا ہے؟  
صاحبانِ تقویٰ کی زندگی سے نصیحت آموز باتیں اگلے مضمون میں ذکر کی جائیں گی۔  
اللہ کریم اپنے متقی بندوں کے طفیل ہمیں بھی تقویٰ و پرہیزگاری کا نور عطا فرمائے۔  
آمین بجاہلہ و بیسین۔



ماہانہ محفل ذکر و ختم خواجگان  
زیر سرپرستی  
حضور شیخ العالم پیر ڈاکٹر محمد سلطان العارفين صدیقی الازہری  
دامت برکاتہم العالیہ  
سجادہ نشین دربارِ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر  
چانسلر ”محی الدین اسلامک یونیورسٹی“ و  
”محی الدین اسلامک میڈیکل کالج“ میرپور  
بتاریخ: 3 نومبر بروز ہفتہ بعد نمازِ مغرب  
بمقام: مرکز جمال نقشبندی الدین کیمپس سہالہ  
منجانب: محمد صفدر صدیقی







آپ کو تقویٰ، طہارت اور توکل کا یہ عظیم مرتبہ اپنے مُرشد کریم ہی کی بارگاہ سے حاصل ہوا تھا۔ جنہوں نے آپ کو وصیت فرمائی تھی کہ بیٹا علی! میں تجھے اعتقادی مسئلہ بتاتا ہوں جس پر کاربند ہو کر تم ہر رنج و تکلیف سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ یاد رکھو، ہر حال اور ہر مقام پر نیک و بد اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور اس کے کسی کام سے ازارہ مخاصمت کبیدہ و رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیے۔ کشف المحجوب اور کشف الاسرار آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ کشف المحجوب کے اب تک 25 سے زائد اور تراجم ہو چکے ہیں۔ کشف المحجوب شریف اپنی جگہ پر مرشد کامل کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تک فرمادیا کہ اگر کسی کا پیر نہ ہو تو وہ اس

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شادی کی، اس کے متعلق ملک کے نامور ادیب حضرت شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ”آپ نے ایک شادی کی اور جب چھ ماہ کی مدت کے بعد اس سے مفارقت ہو گئی تو تازہ یست آپ نے دوسری شادی نہیں کی۔“

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کریم شیخ ابوالفضل محمد بن حسن النخلی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد انہی کے ارشاد کی تعمیل میں آپ 431ھ میں لاہور تشریف لائے۔ لاہور آنے سے پہلے آپ نے والد گرامی اور والدہ محترمہ کے مزارات پر حاضری دی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے حلقہ ارباب میں سے شیخ احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوسعید ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، تبلیغ دین آپ کا مشن تھا۔ جہاں رکتے تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے۔ جب آپ لاہور آئے تو یہاں ایک جادوگر کا قبضہ تھا جو ”رائے راجو“ کے نام سے مشہور تھا، نہایت ظالم اور بے رحم تھا۔ یہ دودھ پیتا تھا اور جو اسے دودھ نہ پہنچائے یہ ظالم جادو کے ذریعے انہیں طرح طرح کی



*Mujallah Shaikh-ul-Alam*

*Mujallah Shaikh-ul-Alam*



شریعت، طلب منصب و جاہ و تکبر کا نام عزت و علم اور خلق خدا سے ریاکاری کا نام خشیت الہی، کینہ پروری کا نام حلم و بردباری، فضول بحث و لڑائی کا نام مناظرہ، منافقت کا نام زہد، ہذیان طمع کا نام معرفت، دل کی دھڑکن کا نام محبت، الحاد کا نام فقر رکھ لیا ہے۔ انکار حق کا نام تزکیہ، بے دینی، زندقہ کا نام فنا، ترک شریعت کا نام طریقت، آفت کا نام معاملات، جنگ اور حماقت کا نام عظمت، نفس کی تاویلات کا نام حجت اور ہوس کو سلوک کا نام دے رکھا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر آپ ﷺ نے ان تمام رسوماتِ بد کے خلاف عملاً جہاد فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ مجدد الف ثانی، خواجہ جمیری اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسے مشاہیر اُمت ان کی تعلیمات سے فیض و برکات حاصل کرتے رہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ارشاد فرمایا کہ لاہور کو بلا دہند میں قطب الارشاد کا مقام حاصل ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا بزرگ ہوگا جس نے لاہور پہنچ کر سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر جبین نیاز کو نہ جھکا یا ہو۔ آپ کا مشن تبلیغ و اشاعت دین متین تھا۔ آپ کی فکر کی بنیاد شریعت اور طریقت کی ہم آہنگی تھی۔ تصوف کو بدنام کرنے والوں کے خلاف آپ نے بھرپور جہاد کیا۔ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سادگی اور عمل کی دعوت دیتی ہیں، انہوں نے اُمت کو متحد رہنے کا درس دیا۔ آپ اسلامی قوت کی وحدت کے خواہش مند تھے۔ مخلوق کے سینوں کو اللہ کی بندگی و اطاعت اور حضور محبوب رب العالمین ﷺ کی محبت سے روشن دیکھنا چاہتے تھے۔ ہزاروں ہندوؤں، سکھوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا، آپ کے وصال کے بعد سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ظہیر الدولہ نے آپ کا مزار مبارک تعمیر کروایا۔ خانقاہ کا فرش اور ڈیوڑھی مغل بادشاہ جلال الدین اکبر نے تعمیر کروائی، جبکہ پاکستان کے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے مزار پاک کے صدر دروازے کو سونے کے پانی سے منقش کرایا اور محکمہ اوقاف نے عالی شان مسجد تعمیر کرائی۔ میری دعا ہے کہ رب کریم داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی فکر رسا سے پوری قوم کو اکتساب فیض کی توفیق بخشے اور علم و عمل کی دولت عطا فرمائے۔

صحافی محمد اصغر مجددی

 *Mujallah Shaikh-ul-Alam* 

گوالیار کی جیل میں قید کے تین سالہ عرصہ اور شاہی لشکر میں چار سالہ نظر بندی کے ایام میں آپ نے جو تکالیف اٹھائیں، آپ کی عدم موجودگی میں اہل سرہند اور آپ کے اہل وعیال پر کیا گزری، آپ کے زرعی رقبے، باغات، کنوؤں، سرائے، مسافر خانوں، حویلیوں، مسجد، مدرسے، مکانات اور آپ کی اپنی جان و دل سے عزیز کتب خانے پر کیا گزری، اس دان خونچکاں کو لکھنے کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔

بقدر شوق نہیں ظرف تنگنائے غزل  
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کیلئے  
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے  
سفینہ چاہیے اس بحرِ بے کراں کیلئے  
مندرجہ بالا تمام موضوعات کو مؤثر کرتے ہوئے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر حاضری کے لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست کو بادشاہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی منظور کر لیا اور انتہائی بددلی سے آپ کو درگاہ مقدسہ پر جانے کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی حفاظتی دستے کے لیے کچھ احکامات بھی جاری کر دیئے۔ جس میں یہ ہدایت تھی کہ جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ درگاہ پر حاضری کے لیے جائیں تو آپ کی نگرانی پر مامور خصوصی دستہ آپ کے ہمراہ ہو۔ ایسے وقت میں درگاہ میں داخلہ ہو جب زیادہ ہجوم نہ ہو۔ آپ کی آمد کا درگاہ میں کسی کو پتہ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اجیر شریف میں قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز کے مزار اقدس کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور بہت دیر تک اس بدر الاولیاء کی خدمت میں مراقب رہے۔ جب باہر نکلے تو اپنے قریب والوں کو فرمایا کہ حضرت خواجہ نے بہت زیادہ لطف و کرم فرمایا اور اپنی خاص برکات سے ضیافت فرمائی اور اسرار و رموز بھی بیان فرمائے اور پھر لشکر کی رفاقت سے خلاصی کے لیے جو لوگ میرے لیے کوشش کر رہے ہیں، اس سے منع فرمایا اور اس کو اللہ کی رضا پر چھوڑ دینے کے لیے حکم فرمایا۔ خواجہ بدر الدین سرہندی درگاہ عالیہ میں حاضری کے احوال لکھتے ہوئے آگے چل کر مزید لکھتے ہیں کہ اس اثنا میں یہ ہوا کہ حضرت خواجہ قدس سرہ کے مزار مبارک کی چادر جو ہر سال مزار مبارک پر نئی اور تازہ ڈالی جاتی ہے اور سابقہ اور پرانی چادر کسی بڑے بزرگ کو بھیجی جاتی یا بادشاہ وقت کو پیش کی جاتی ہے اور بادشاہ اس کو لعل، ہیرے کی طرح صندوق میں ادب و تعظیم کے ساتھ رکھتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی کو بطور تحفہ پیش کی گئی اور مجاوروں نے آپ کی خدمت میں یہ چادر مبارک پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ آپ سے زیادہ اس تبرک کا اور کون مستحق ہو سکتا ہے؟ آپ نے اس مقدس تحفہ کو پورے ادب و تعظیم سے قبول کیا اور ہمراہوں کو فرمایا کہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے اس متبرک

کپڑے کو میرے کفن کے لیے محفوظ رکھا جائے۔ اس وقت حضرت خواجہ نے لباس کے بجائے یہی چادر عنایت فرمادی ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ پر حاضری سے حضرت مجدد الف ثانی بہت خوش ہوئے۔ صاحب مزار نے دینے والے کو کیا دیا اور لینے والے نے کیا لیا، یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن خواجہ بدر الدین سرہندی کے الفاظ سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ احیائے دین کے لیے خدمات سرانجام دینے پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے حضرت مجدد کو نیا حوصلہ دیا اور آپ کی ہمت بڑھائی۔ یہی وجہ تھی کہ درگاہ سے لشکر میں واپسی پر آپ کئی روز تک عجیب و کیف و سرور میں ڈوبے رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد لکھتے ہیں کہ متعدد مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ جب شاہی لشکر میں رہتے رہتے آپ کی نظر بندی کو چار سال کا کامل عرصہ بیت گیا تو بادشاہ کو آپ کی معصومیت کا اندازہ ہو گیا اور اس نے آپ کو آزاد کر دیا بلکہ وہ آپ کی درویشانہ زندگی سے اس قدر متاثر ہوا کہ حقیقت میں آپ کا مرید ہو گیا اور آپ کی ہدایت پر امور مملکت میں بعض اہم اور انقلابی تبدیلیاں کیں۔ مثلاً زمین بوس ختم کر دیا گیا، گائے کی ذبح پر عائد پابندیاں ختم کر دی گئیں، اعیان مملکت کے لیے دیوان علم کے پاس ایک مسجد تعمیر کی گئی اور سنی فقہ کو مملکت کا قانون قرار دیا گیا۔

اس طرح اپنے موقف پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہنے کی وجہ سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بالآخر سرخرو ہوئے اور ہند میں سرمایہ ملت کی نگہبانی کا فریضہ آپ کے دم قدم سے سرانجام ہوا۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہا سو فیصد درست ہے کہ آج مساجد میں جوازا میں دی جا رہی ہیں، مدارس میں جو قال اللہ و قال الرسول کی دنوازد صدائیں بلند ہو رہی ہیں، خانقاہوں میں جو ذکر و فکر ہو رہا ہے، قلب و روح کی گہرائیوں سے جو اللہ کی یاد کی جا رہی ہے یا لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگائی جا رہی ہیں ان سب کی گردنوں پر حضرت مجدد الف ثانی کا بار منت ہے، اگر حضرت مجدد



الحاد وارتداد کے اکبری دور میں اس کے خلاف جہاد نہ فرماتے اور عظیم تجدیدی کارنامہ انجام نہ دیتے تو نہ مساجد میں اذانیں ہوتیں، نہ مدارس میں قرآن و حدیث، فقہ اور علوم دینیہ کا درس ہوتا اور نہ خانقاہوں میں سالکین و ذاکرین اللہ اللہ کے روح افزا ذکر سے زمزمہ سنج ہوتے۔ بے پناہ دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد 29 صفر المظفر 1034ھ کو آپ نے وصال فرمایا اور سرہند شریف میں مدفون ہوئے۔ شاعر مشرق حکیم الامت حضرت علامہ اقبال سرہند شریف میں آپ کے مرقد پر حاضر ہوئے اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بے ساختہ یہ کہہ اُٹھے:

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر  
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار  
اس خاک کے ذروں میں ہیں شرمندہ ستارے  
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار  
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے  
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار



### اہم اعلان

ماہِ ربیع الاول نور شریف میں اپنی تحریر  
”مجلہ شیخ العالم“ میں شائع کروانے کے لیے  
یکم ربیع الاول تک مدیرِ اعلیٰ تک پہنچادیں۔ شکریہ!  
واٹس ایپ نمبر: +92 321-6012424

نوٹ: تحریر ربیع الاول شریف کے حوالہ سے ہی ہونی چاہیے۔





*Mujallah Shaikh-ul-Alam*

عبارت کی ضرورت ہوگی فتویٰ لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔

1323ھ میں دوبارہ حج و زیارت کے لیے گئے تو مکہ معظمہ میں مسئلہ علم غیب میں عظیم و جلیل کتاب ”الدولۃ المکیۃ“ مجموعی طور پر آٹھ گھنٹوں میں لکھ دی۔ حالانکہ اس وقت آپ کے پاس کتابیں موجود نہ تھیں اور مدینہ طیبہ حاضری کی جلدی تھی اور پھر بخار کی حالت میں آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور اقوال آئمہ سے اپنے موقف کو بڑی عمدگی سے ثابت کیا۔ آپ کی تصانیف کا مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیرت انگیز قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت کو بے انداز علوم و فنون سے نوازا تھا۔ آپ کا سینہ جمیع علوم کو گنجینہ تھا آپ نے پچاس فنون میں کتابیں تحریر فرمائیں۔

فتویٰ نویسی کی زبان: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی بارگاہ میں جس زبان میں استفتاء کیا جاتا ہے اسی زبان میں فتویٰ صادر فرماتے تھے اردو میں سوال تو اردو میں جواب، فارسی میں سوال تو فارسی میں جواب، عربی میں سوال تو عربی میں جواب، انگریزی میں سوال تو انگریزی میں جواب، یہاں تک کہ اگر کسی نے منظوم سوال کیا تو جواب بھی منظوم ہی دیا ہے۔ منظوم جواب میں سوال جس بحر میں ہے جواب کیلئے بھی اسی بحر کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس سے زبان پر قدرت اور قادر الکلامی کا اندازہ ہوتا ہے۔

درسِ تدریس: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جب بریلی شریف میں درسگاہ کی بنیاد رکھی اس وقت پورے علاقے کے تمام مدارس جنگِ آزادی 1857ء کی نذر ہو چکے تھے۔ تشنگانِ علم کیلئے ضروری تھا کہ کوئی مشربِ تدریس نظر آئے چنانچہ آپ نے بریلی شریف میں علومِ دینیہ کی عظیم درسگاہ ”مصباح التہذیب“ کو زینتِ بخشی جو آج بھی منظرِ اسلام کے نام سے قائم ہے۔ جب آپ کے فضل و کمال کا شہرہ ہوا تو برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک سے طلباء اس چمنستانِ علوم میں پہنچ کر علوم و فنون کے پیکر بن کر اکناف و اطراف میں انوارِ علم سے دوسروں کو منور کرنے کیلئے پھیل گئے۔ آپ کے شاگردوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں کی جاسکتی۔ ہاں آپ کے نامور تلامذہ نے تحریکِ بریلی کو ایسا عروجِ بخشا کہ برصغیر میں حقیقت ان ہی کے

**تصنیف و تالیف:** اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے جب تعلیم سے فراغت حاصل کی تو اس وقت کئی فرقوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کی سرپرستی میں پروان چڑھنے کی کوشش کی۔ علمائے حق مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا فضل رسول بدایونی اور مولانا مفتی ولی اللہ فرخ آبادی ان فرقوں کا مردانہ و ارق مقابلہ کرتے چلے آ رہے تھے پھر آپ نے ان کی تحریک کو سنبھالا۔ آپ نے پہلے درس و تدریس اور پھر تصنیف و تالیف کی طرف رجوع فرمایا اور واشگاف الفاظ میں فرمایا:

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

**آفتابِ حنفیت:** اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں سرفہرست ”العیای النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ“ ہے جو بارہ جلدوں میں بارہ ہزار صفحات پر مشتمل ہے جن میں فقہ حنفی کے جمیع ابواب پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ فقہ اصول فقہ پر آپ کی چھوٹی بڑی کتب جمع کی جائیں تو ان کی تعداد 159 تک چلی جاتی ہے۔ فقہ حنفی پر جو آپ نے کام کیا اس کی اہمیت کا اندازہ آپ کی کتب کے مطالعہ، آپ کے ہمعصر علماء اور علامہ اقبال کی ایک گفتگو سے لگتا ہے۔

ڈاکٹر احمد علی سابق مہتمم بیت القرآن لاہور، علی گڑھ کی ایک مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک بار استاذ محترم مولانا سلیمان اشرف نے اقبال کو کھانے پر مدعو کیا اور وہاں محفل میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کا ذکر چھڑ گیا۔ اقبال نے مولانا کے بارے میں یہ رائے

ہندوستان کے اس دورِ متاخرین میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہہ بمشکل ملے گا۔ اس کے ساتھ ہی اقبال مرحوم نے مولانا کی طبیعت کی شدت اور بعض علماء کے بارے میں ان کی طرف منسوب سخت گیر رویے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ الجھن درمیان میں نہ آ پڑتی تو ان کا وقت اور علم و فضل، ملت کی لاتعداد خدمات کے پیش نظر یقیناً وہ اس دور کے ابوحنیفہ کہا جاسکتے تھے۔

مشہور دیوبندی عالم محمد یوسف شاہ بنوری کراچی کے والد مولانا سید زکریا بنوری نے ایک مجلس میں یہاں تک فرمایا کہ اگر رب تبارک و تعالیٰ ہندوستان میں احمد رضا خان بریلوی کو پیدا نہ فرماتا تو ہندوستان میں حقیقت ختم ہو جاتی۔ (مکتوب تاج محمد پشاور)

انگریز سے نفرت: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ انگریز کے مذہب، اس کی تعلیم، اس کی کچہری سے شدید نفرت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کارڈ اور لفافہ الٹا کر کے پتہ لکھتے تاکہ ملکہ وکٹوریہ ایڈورڈ ہفتم اور جارج پنجم کا سر نیچے ہو جائے۔ انگریز کی کچہری سے اس قدر نفرت فرماتے کہ احمد رضا کی جوتی بھی کچہری نہ جائے گی اس پر بریلی کے وہابیوں نے اعلیٰ حضرت کی کچہری میں حاضری کے لیے سخت کوشش کی اور آپ کے خلاف ایک وہابی طالب علم سے جس بے جا کا دعویٰ دائر کرا دیا۔ اس وقت اکبر علی برادر حقیقی مولوی اشرف علی تھانوی بریلی کی چنگی میں سیکرٹری تھاس نے بھی خوب ہوا دی۔ اعلیٰ حضرت کے صرف محمد فاروق صاحب کو توال شہر ہمدرد تھے ان کی ایک بات پر خدا نے مقدمہ بغیر کچہری کی حاضری کے خارج کر دیا۔ پھر بدایوں میں آپ کے خلاف مقدمہ اٹھایا گیا کہ کسی طریقے سے آپ کو کچہری جانا پڑے لیکن تائید نبی سے ہر معاملہ میں اعلیٰ حضرت کا ساتھ دیا اور دشمنوں کو انجام پر ندامت ہی نصیب ہوئی۔

عشق رسول ﷺ: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سراپا عشق کا نمونہ تھے جس کا اعتراف اپنے بیگانے سب نے کیا۔ عشق الہی اور محبت رسول کا یہ عالم تھا، فرماتے ہیں: بحمد اللہ اگر میرے قلب کے دو

جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

**عبادت و ریاضت:** اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ صوم و صلوٰۃ اور طہارت وغیرہ میں بہت احتیاط فرماتے تھے وضو میں بال کی جڑ تک پانی پہنچانے کا پورا اہتمام فرماتے تاکہ بال برابر بھی جگہ خالی نہ رہ جائے اسی مقصد کے تحت پانی کے دولوٹے آپ کے لیے رکھے جاتے تھے۔ تمام عمر جماعت کے ساتھ مسجد میں آکر نماز پڑھی اور باوجود یکہ گرم مزاج تھے پھر بھی کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ عمامہ اور نگر کھے کے ساتھ نماز پڑھتے۔

*Mujallah Shaikh-ul-Alam*

کرامت: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پہلی بھیت سے بریلی بذریعہ ریل تشریف لے جا رہے تھے۔ ریل نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو منٹ کے لیے رُکی نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ آپ احباب سمیت پلیٹ فارم پر نماز کے لیے جلوہ گر ہوئے۔ احباب پریشان تھے کہ ریل چلی جائے گی آپ نے فرمایا آپ نے فرمایا ریل ہمیں لے کر ہی جائے گی۔ اطمینان سے اذان دلوا کر بڑے خشوع و خضوع سے باجماعت نماز شروع فرمادی اور ادھر ڈرائیور نے انجن چلایا لیکن وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھا۔ ڈرائیور نے انجن کو دیکھا پھر پیچھے کی طرف چلایا تو انجن چلا لیکن دوبارہ آگے چلانے کی کوشش کی تو انجن پھر پہلی جگہ پر آ کر بند ہو گیا۔ ایک آواز بلند ہوئی کہ وہ دیکھو ایک درویش نماز ادا کر رہا ہے اسی وجہ سے ریل نہیں چلتی لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے انگریز گاڑ حیران کھڑا تھا بڑے مودب طریقے سے آپ کے پاس بیٹھ گیا، جونہی آپ نماز سے فارغ ہو کر ریل میں سوار ہوئے تو ریل چل پڑی۔ بریلی شریف حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سفر آخرت: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ علوم سے اپنی وفات سے چار ماہ بائیس دن پہلے 3 رمضان 1339ھ کو اپنی تاریخ وصال کی خبر دیتے ہوئے آپ نے اپنے قلم سے یہ آیت تحریر فرمائی (وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآيَاتِهِ مِنْ فَضْلِهِ وَ أَكْوَابُ) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ 25 صفر 1340ھ مطابق 27 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن 2 بج کر 38 منٹ پر عین اذان جمعہ کے وقت ادھر موزن نے حی علی الفلاح کہا اور ادھر آپ نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا چانکا چہرہ پر ایک نور چکا اور امام اہلسنت مجددین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ (اناللہ و انا الیہ



راجعون) آپ کا مزار پرانوار بریلی شریف محلہ سوداگراں میں دارالعلوم منظر اسلام کے شمالی جانب آپ کی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

**بارگاہ رسالت میں مقبولیت:** ادھر 25 صفر کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ دنیائے فانی سے روانہ ہوئے ادھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ ٹھیک 25 صفر 1340ھ کو خواب میں کیا دیکھ رہے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ کسی کا انتظار ہے۔ وہ شامی بزرگ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں فداک ابی و اُمی میرے ماں باپ حضور پر قربان کس کا انتظار ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احمد رضا کا انتظار ہے۔

انہوں نے عرض کی احمد رضا کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں بیداری کے بعد انہوں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ احمد رضا خان ہندوستان کے بڑے جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک حیات ہیں۔ پھر تو وہ شوق ملاقات میں ہندوستان کی طرف چل پڑے جب بریلی پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشق رسول کا اسی روز (یعنی 25 صفر 1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ

”ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔“



بلغ العلیٰ بحالہ      کشف اللہ بحالہ  
حُسنِ تہنُّعِ خصالہ      عسلِ لہوِ والہ